مسئلہ تسویت

تالیف

حضرت افضل العلماء الحاج مولانا سید نجم الدین صاحب اعلی اللہ مقامہ

(اہل بچپڑی)

شائع کردہ

سیرت کمیٹی

صدیق اکبر حضرت میراں سید محمود ثانی مہدیؓ

1/548_3_16 چنچل گوڑہ، حیدرآباد 024 500

بسم الله الرحمن الرحیم

حرف آغاز

پچھلے کچھ دنوں سے ہمارے پاس مسئلہ تسویت پر غیر ضروری نزاع پیدا ہوگئی ہے جس کے باعث افراد قوم الجھن کا شکار ہیں۔ اس الجھن کو دور کرنے کے لئے سیرت کمیٹی صدیق اکبر میراں سید محمود ثانی مہدیؑ نے ضروری سمجھا کہ افضل العلما حضرت الحاج مولانا سید نجم الدین صاحب علیہ الرحمہ کا جو مضمون تسویت خاتمین کے عنوان سے ماہ نامہ نور حیات شمارہ بابتہ جون ۱۹۸۱ میں شائع ہوچکا ہے۔ افادہ عام کے لئے دوبارہ شائع کردیا جائے۔

مضمون اس قدر مدلل اور مبسوط ہے کہ اس کے مطالعہ سے ذہن میں کسی قسم کی الجھن پیدا نہیں ہوسکتی

دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو صراط مستقیم پر گامزن رکھے۔

ارکان

افضل العلماء حضرت الحاج مولانا سید نجم الدین صاحب علیہ الرحمہ
سابق صدر مجلس علمائے مہدویہ ہند

تسویت خاتمین

امامنا حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے وفات سے کچھ پہلے بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہ کے زانو پر اپنا سر مبارک رکھا اور اس آیت کا بیان فرمایا۔

قل ھذہٖ سبیلی ادعوا الی اللہ علیٰ بصیرۃ انا ومن اتبعنی سبحان اللہ وماانامن المشرکین۔

یعنے "کہدو اے محمدؐ! یہ میرا راستہ ہے اللہ کی طرف بصیرت پر میں بلاتا ہوں اور وہ شخص جو میرا تابع ہے اللہ پاک ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں۔"

مفسرین متکلمین نے اس آیت کی تفسیر میں بڑی بے اعتنائی کی ہے۔ الی اللہ کے معنے انہوں نے الی دین اللہ کئے ہیں۔ یعنے میں اللہ کے دین کی طرف بلاتا ہوں۔ بصیرت سے دلیل واضح مراد لی۔ تابع سے عام تابع مراد لیا خواہ وہ تابع تام ہو یا تابع ناقص۔ مطلب یہ کہ علماء کا کام ہے کہ لوگوں کو دلیل و برہان سے دین اسلام کی دعوت دیں۔

اس تفسیر سے ہم کو اختلاف ہے جس طرح بصیرت کے معنے دلیل واضح کے ہیں اسی طرح لغت کی مستند کتابوں میں بینائی کے بھی ہیں مفسرین محققین نے یہی معنے اختیار کئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے تابع کو مطلق ذکر فرمایا ہے اور مطلق سے فرد کامل مراد لی جاتی ہے۔ پس تابع ناقص جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری اتباع نہ کرے اس آیت کا مصداق نہیں ہوسکتا اور اس کی دعوت مسلمہ نہیں

ہو سکتی - معصوم کی پوری پوری اتباع وہی کرے گا جو خود بھی معصوم ہوگا - اس کی دعوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی دعوت کی طرح واجب التسلیم ہوگی اور وہ خلیفۃ اللہ امام مہدی موعود علیہ السلام کی ذات ہے - حدیث شریف " المھدی منی یقفو اثری ولا یخطی " اسی تابع کا بیان واقع ہوئی ہے - تفسیر تاویلات میں لکھا ہے کہ " ھذہ سبیلی " سے مراد توحید ذاتی ہے - اور شیخ اکبر نے فرمایا کہ " من اتبعنی " میں " من " سے مہدی موعود علیہ السلام مراد ہیں - امامنا علیہ السلام نے بھی فرمایا کہ " من " سے بندہ کی ذات مراد ہے -

عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ جب حرف نفی یعنے " ما " ضمیر مفصل متکلم پر داخل ہوتا ہے تو متکلم سے نفی حکم کی تخصیص ہو جاتی ہے پس " ما انا من المشرکین " میں عدم شرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم کی خصوصیت ہو جائے گی اور چونکہ عدم شرک داعی الی اللہ علی بصیرۃ یعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے اور داعی الی اللہ علی بصیرۃ آپ کے تابع تام امام مہدی علیہ السلام کی ذات اقدس بھی ہے - اسی لئے عدم شرک حضرت مہدی علیہ السلام کی بھی خصوصیت ہوگی - چنانچہ امامنا علیہ السلام نے اس آیت کریمہ کا بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ -

ما ہر دو از جملۂ مشرکاں نہ ایم

یہ سن کر بندگیمیاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ نے بندگی میراں سید محمود ثانی مہدی رضی اللہ عنہ سے آہستہ کہا کہ یہ کونسا شرک ہے اگر آج اس کی تحقیق نہ ہوئی تو آئندہ مشکل ہوگی مہدی علیہ سلام نے فوراً آنکھ کھولی اور فرمایا سید خوندمیر جو خدا کو مقید دیکھے وہ مشرک ہے

اس فرمان گنجینۂ عرفان کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا کو مقید دیکھنے والا مشرک ہے اور چوں کہ صرف خاتمین علیہما السلام خدا کو مقید نہیں دیکھتے مشرک نہیں ہیں یعنے

رویت کی دو صورتیں ہیں ایک رویت مطلقہ دوسری رویت مقیدہ جو رویت کسی واسطہ کے بغیر اور غیر منتہی ہو اس کو رویت مطلقہ کہتے ہیں اور جو رویت بالواسطہ ہوتی ہے اور کسی مقام پر ختم ہو جاتی ہے وہ رویت مقیدہ ہے حضرات خاتمین علیہما السلام ذات احدیت کا آئینہ ہیں ان کو بالواسطہ رویت نہیں ہوتی بلکہ یہ خود از سرتا پا عین ذات ہیں اسی حیثیت کی رویت مطلقہ سے تعبیر کی جاتی ہے خاتمین علیہما اسلام کے سوا جو بھی خدا کو دیکھتا ہے وہ مشکوۃ خاتم ولایت محمدیہ میں دیکھتا ہے یہ رویت مقیدہ ہے اور چوں کہ اس رویت میں من وجہ غیریت پائی جاتی ہے اس لئے اس پر شرک کا اطلاق ہوتا ہے۔ خاتمین علیہما السلام اس شرک اعتباری سے بھی منزہ ہیں۔ "ما انا من المشرکین" اسی مقام کا حکم ہے۔

بعض لوگ فنائے کامل اور رویت مطلقہ کو ایک سمجھنے کی غلطی کرتے ہیں حالانکہ فنائے کامل کے بعد مشکواۃ خاتم ولایت محمدی کا ذریعہ ضروری ہے۔ رویت مطلقہ کا درجہ فنائے کامل سے بھی بہت اعلیٰ وارفع ہے جو خاص خاتمین علیہما السلام کا مقام ہے۔ سرتا پا مسلمانی اور فیض بلا واسطہ اسی مقام و مرتبہ کی تعبیرات ہیں۔ چونکہ امامنا علیہ السلام نے میرانسید محمودؑ اور میاں سید خوند میرؓ کو سرتا پا مسلمانی اور فیض بلا واسطہ کی بشارت دی ہے اس لئے خاتمین علیہما السلام کے بعد صرف سیدین صالحین رضی اللہ عنہما اپنی کامل استعداد خدا کے فضل اور مہدی موعودؑ کے صدقہ سے سرتا پا مسلمان ہیں۔ ان دونوں کو فیض بلا واسطہ یعنے رویت مطلقہ کا مقام حاصل ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ خاتمین علیہما السلام اصالتاً و بالذات اس مقام اعلیٰ و مرتبہ عظمیٰ پر فائز ہیں اور سیدین صالحین رضی اللہ عنہما تبعاً و بالعرض۔

رویت مقیدہ کی دوسری صورت یہ ہے کہ طالب خدا کی سیر ایک مقام پر ختم ہو جائے اور ایک ہی تجلی پر قانع رہے یا یہ کہ صفات الٰہیہ میں سے وہ ایک ہی صفت کا مظہر ہو۔ یہی رویت مقیدہ ہے چونکہ خاتمین علیہما السلام "ذات" کے مظہر ہیں اور

حقیقی عبداللہ یہی دو ذوات مقدسہ ہیں اس لئے ان کی سیر کہیں ختم ہی نہیں ہوتی۔ چنانچہ حضرت امامنا علیہ السلام نے فرمایا کہ "خدا کی ذات کی انتہا نہیں ہے اور خاتمین کی طلب کی انتہا نہیں ہے"۔ یہی رویت مطلقہ ہے۔ اس لامتناہی رویت کے مقابلہ میں پہلی رویت یا سیر جو ایک مقام پر ختم ہوجاتی ہے شرک قرار پاتی ہے جس سے خاتمین بری ہیں چونکہ سیدین رضی اللہ عنہما کو خاتمین علیہما السلام کی ذات میں سیر ہے اس لئے سیدین رضی اللہ عنہما کی سیر بھی لامتناہی ہے کہ کہیں ختم ہی نہیں ہوتی۔ اس اعتبار سے بھی سیدین رضی اللہ عنہما کو رویت مطلقہ حاصل ہے جو خاتمین علیہما السلام کا خاصہ ہے جس سے سیدینؓ تبعاً متصف ہیں **ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء** یہی وہ مقام ہے۔ جہاں رسولؐ و مہدیؑ اور میرانسید محمودؓ، میاں سید خوندمیر میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ حقیقت پیش نظر رہے تو تسویت خاتمینؑ اور تسویت سیدینؓ کے حق ہونے میں کوئی اشتباہ نہیں رہتا۔ تسویت سیدینؓ کا مسئلہ تو ہمارا قومی اعتقاد ہے جس کی بناء خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے فرامین پر ہے جو منتہائے دلیل ہیں اور جن کی موجودگی میں کسی دلیل و برہان کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ رسولؐ و مہدیؑ کی تسویت کا مسئلہ مہدویہ سے مختص نہیں ہے۔ محققین اہل سنت بھی اس کے قائل و معتقد ہیں۔ مہدویہ کا اعتقاد متکلمین و محققین اہل سنت کی تحقیق کے مطابق یہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور امام مہدی علیہ السلام خاتم دین یا خاتم ولایت محمدیہ یا خاتم الاولیاء ہیں متکلمین و محققین اپنے اپنے اصول پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مہدی علیہ السلام میں جو نسبتیں قائم کرتے ہیں مہدویہ کا اعتقاد اس کے مغائر نہیں ہے۔ خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء میں جو نسبتیں پائی جاتی ہیں علمائے اہل سنت نے ان کی مختلف تعبیرات کی ہیں۔ کسی نے مماثلت، کسی نے مشابہت، کسی نے مظہریت، کسی نے نسبت تامہ اور کسی نے اتصاف بالاوصاف سے تعبیر کی ہے۔ مہدویت کی اصطلاح میں تسویت بھی انہی

نسبتوں کی ایک تعبیر ہے۔

نسبتوں کی تصریح سے پہلے یہ بحث دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظیر ممکن ہے یا نہیں۔ آج سے کم و بیش سو سال پہلے ہندوستان کے علماء میں یہ مسئلہ زیر بحث تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مثل کوئی شخص امت میں پیدا ہو سکتا ہے یا نہیں۔ مولوی عبدالحیٔ فرنگی محلی نے اپنی تصانیف میں اس حدیث سے امکان نظیر پر استدلال کیا ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ:۔

آسمانوں کی طرح زمین بھی سات ہیں۔ ہر زمین میں تمہارے نبی جیسا ایک نبی اور آدم و نوح و ابراہیم اور عیسیٰ کے مثل ایک ایک نبی ہے (طبرانی، بیہقی، حاکم وغیرہ)

اس حدیث پر جس قدر اعتراض ہو سکتے تھے عبدالحیٔ صاحب نے ان سب کے جوابات دیئے اور ثابت کیا کہ یہ حدیث صحیح اور حکماً مرفوع یعنے قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

بعض لوگوں نے نبوت اور خاتمیت سے حجت لی اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی اور خاتم الانبیا ہیں اس لئے آپ کی نظیر ممکن نہیں ہے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظیر کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ نبی بھی ہو۔ انبیائے سابقین ہزاروں گزرے باوجود نبی ہونے کے ایک بھی مثل رسول صلی اللہ علیہ وسلم نہیں ہے اور حضرت کا خاتم الانبیاء ہونا اس امر کا مستلزم نہیں ہے کہ کوئی آپ کا نظیر و مثیل نہ ہو۔ مولوی حیدر علی رامپوری امکان نظیر کے قائل تھے انہوں نے لکھا کہ "ایک بادشاہ کے دو اعلیٰ عہدہ دار ہیں ایک امیر الملک ہے دوسرا امیر العساکر۔ ہر ایک کی مفوضہ خدمت الگ الگ ہے لیکن بادشاہ کے پاس دونوں مساوی المرتبت ہو سکتے ہیں۔" مولوی فضل حق خیر آبادی کو جو منطق و فلسفہ کے بڑے عالم تھے امکان نظیر سے شدید انکار تھا۔ انہوں نے "امتناع النظیر" ایک کتاب ہی لکھدی۔ مولوی

عبدالحئی، مولوی حیدر علی اور مولوی فضل حق کا انتقال ہو گیا اور یہ مسئلہ لاینحل ہی رہا مولوی فضل حق کے فاضل بیٹے مولوی عبدالحق خیرآبادی باپ کی طرح امتناع النظیر کے قائل تھے ۔ یہ حیدرآباد آئے تو یہ مسئلہ زیر بحث رہا کہ نظیر رسول اللہ ممکن ہے یا نہیں ایک مجلس میں حیدرآباد کے بعض علماء مولوی عبدالحق خیرآبادی اور مولوی عبدالصمد قندھاری شریک تھے ۔ مولوی عبدالصمد قندھاری ہماری قوم کے علماء مولانا سید نصرتؒ اور مولانا سید اشرف شمسیؒ کے استاد رہے ہیں مجلس میں مولوی عبدالصمد قندھاری نے کہا:۔

"رسول اللہؐ کو خاتم الانبیاء تسلیم کرنے کے بعد بھی حضرت کا وجود تین حال سے خالی نہ ہوگا ۔ واجب ہوگا یا ممتنع ہوگا یا ممکن ہوگا ۔ وجود باوجود واجب ہو تو تعدد باری لازم آئے گا دو خدا ہو جائینگے ۔ ممتنع معدوم محض ہوتا ہے یہاں حضرت کی ذات اقدس موجود ہے ۔ پس بالضرور حضرت کا وجود ممکن ہوگا ۔ ممکن کی نظیر واجب ہو تو وہی تعدد واجب لازم آنے کے علاوہ نظیر اصل سے بڑھ جائے گی یہ صریحاً باطل ہے ۔ اگر ممکن کی نظیر ممتنع ہو تو یہ اس امکان کے مبائن ہے جو اصل ممکن میں موجود ہے ۔ جب ممکن کی نظیر واجب یا ممتنع نہیں ہو سکتی تو ثابت ہوا کہ نظیر ممکن ہے"۔

علامہ عبدالصمد قندہاری نے حدیث ابن عباس کی صحت بیان کی اور امکان نظیر کے بارے میں نقلی و عقلی تفصیل کے ساتھ نہایت ہی چست تقریر کی کہ فاضل خیرآبادی نے کوئی جواب نہیں دیا ۔ غرض محول علمائے اہل سنت اس بات کے قائل ہیں کہ کہ عقلاً و نقلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظیر ممکن ہے ۔

ڈاکٹر اقبال منطق و فلسفہ کے علاوہ قرآن و حدیث اور سلوک و عرفان پر بھی وسیع نظر رکھتے ہیں ۔ غالباً بعثت مہدی کے بارے میں اسلامی روایات اور محققین

کے اقوال ان کے پیش نظر تھے اور وہ بعثت مہدی کے منتظر بھی تھے۔ نہیں معلوم قواعد عقلیہ اور روایات نقلیہ کے خلاف نعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک شعران کے قلم سے کیسے نکل گیا جو عقل و نقل کی کسوٹی پر پورا نہیں اتر تا کہتے ہیں۔

مجھ کو انکار نہیں آمد مہدی سے مگر
غیر ممکن ہے کوئی مثل ہو پیدا تیرا

کلیات اقبال

حالانکہ ناممکن صرف ایک ہی امر ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے جیسا ایک خدا نہیں پیدا کر سکتا۔ بلکہ یہ اختلافی مسئلہ ہے بعض متکلمین کہتے ہیں کہ آیت کریمہ ان اللہ **علی کل شئی قدیر** کی رو سے خدا اس پر بھی قادر ہے مگر اس کی مشیت جاری نہیں ہوئی کہ اپنے جیسا خدا پیدا کرے۔ ایک جماعت کا قول ہے کہ:

ذات تو قادر است بلہجاد ہر محال
الا بآ فریدن چوں خود یگانہ

غرض عقلاً و نقلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظیر ممتنع نہیں ہے۔ جس طرح فرمان صداقت نشان "ما بر دو از جملہ مشرکاں نہ ایم" سے رسول و مہدی میں تسویت متضاد ہے اسی طرح آیت کریمہ "عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما **محمودا**" سے تسویت خاتمین پر استدلال کیا جا سکتا ہے۔ یعنے خدا تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ قریب میں تم کو مقام محمود میں مبعوث کرے گا۔ مفسرین اہل ظاہر نے مقام محمود سے مقام شفاعت مراد لیا ہے اور کوئی شک نہیں کہ آپ کی ذات شفیع المذنبین رحمتہ للعالمین ہے۔ لیکن ظاہری معنے کے علاوہ محققین نے مقام محمود کی تفسیر میں لکھا ہے کہ "**ھو مقام ختم الولایۃ بظھور المھدی**" یہ قول صاحب تفسیر تاویلات کا ہے اور اکثر و بیشتر محققین نے مقام محمود کے یہی معنی لکھے ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے بھی فرمایا کہ مقام

محمود سے " ولایت اللہ" مراد ہے ۔ آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا ہے کہ آپ اس وقت مقام حامدیت میں ہیں اور لباس نبوت میں احکام شریعت کی تبلیغ کر رہے ہیں لیکن قریب میں خدا تعالیٰ آپ کو مقام محمود یعنے مقام خاتم ولایت محمدیہ میں مبعوث کرے گا اور لباس ولایت میں احکام حقیقت کی تبلیغ کریں گے ۔ یعنے یبعثک ربک مقاما محمودا کا خطاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باطن سے ہے اور وہ مہدی موعود کی ذات ہے ۔ پس مقام ولایت اللہ یا ختم ولایت محمدی میں مہدی کا ظہور بعینہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہے ۔ حضرت جامی علیہ الرحمہ نے اسی کی طرف اشارہ فرمایا ہے ۔

اے بہ سرا پردہ یثرب بخواب
خیز کہ شد مشرق و مغرب خراب

حافظ شیرازی فرماتے ہیں ۔

مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے می آمد
کہ زانفاس خوشش بوئے کسے می آید
خبرم منیست کہ منزل گہ مقصود کجاست
ایں قدرہست کہ بانگ جرسے می آید

صاحب ارشاد العارفین نے لکھا ہے کہ ازحیثیت نبوت خاتم نبوت شد و محمد نام یافت و ازحیثیت ولایت خاتم ولایت آمد و محمد مہدی نام یافت یعنے " حقیقت واحدہ بحثیت نبوت خاتم نبوت ہوئی اور محمد نام پایا اور بحثیت ولایت خاتم ولایت ہوئی اور مہدی نام پایا " کوئی اس کو تناسخ نہ سمجھے وہ ازروئے شریعت ناجائز و محال ہے ۔ یہ وحدت حقیقی ہے ۔ مولانا روم فرماتے ہیں ۔

ایں نیست تناسخ سخن وحدت حرف است منکر مسویدش
کافرشود آں کس کہ بانکار برآمد ۔ دردوز خیاں شد

پس آیت کریمہ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا سے ثابت
ہے کہ خاتمین علیہما السلام یک ذات بجمیع صفات ہیں۔ ولایت اللہیا ولایت محمدیہ
جس کو تعین اول کہتے ہیں اس ذات واحد کا ظہور دو مرتبہ ہوا۔ ایک مرتبہ لباس
نبوت میں دوسری مرتبہ لباس ولایت میں۔ صرف اول و آخر اور مقدم و موخر کا فرق
ہے اور کچھ نہیں۔

مہدویہ کا استدلال تو قرآن مجید کی نصوص صریحہ سے ہے متکلمین و محققین اہل
سنت کے اصول پر بھی تسویت کی بحث کئی طرح سے ہو سکتی ہے مثلاً متکلمین کے
اصول پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس خلیفۃ اللہ معصوم عن الخطا
خلق عظیم سے متصف اور دافع ہلاکت امت ہے۔ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہ مہدی خلیفۃ اللہ ہیں پس خلافت الہیہ ایسی صفت ہے کہ رسول اللہ کی
طرح مہدی علیہ السلام کے سوا اس صفت سے کوئی متصف نہیں ہے۔ اکابرین اہل
سنت نے مہدی علیہ السلام کی عصمت پر اس حدیث سے استدلال کیا ہے کہ رسول
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

المهدی منی یقفو اثری ولا یخطی یعنے "مہدی میری اولاد سے ہیں میرے
نقش قدم پر چلیں گے اور خطا نہ کریں گے" اس حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور مہدی علیہ السلام معصوم عن الخطا ہونے میں مشترک ہیں اور
ظاہر ہے کہ معصوم کی کامل اتباع وہی کرے گا جو معصوم ہے اور یہ کلیہ کہ تابع من
حیث التبعیت اپنے متبوع کے برابر نہیں ہوتا، تابع ناقص سے متعلق ہے۔ چونکہ
مہدی علیہ السلام معصوم ہیں اس وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع
تام ہیں اور تابع تام متبوع کی خصوصیات کے سوا تمام اعمال و افعال میں متبوع کے
برابر ہوتا ہے۔ پس مہدی علیہ السلام کا معصوم عن الخطا اور آپ کا تابع تام رسول اللہ
یعنے مہدی علیہ السلام کا قول و فعل اور حال، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول،

فعل اور حال کے جیسا ہونا رسول اللہ کے فرمان سے ثابت ہے اور صفت عصمت میں مہدی علیہ السلام، نظیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ خدا تعالیٰ نے رسول اللہ کی شان میں فرمایا کہ انک لعلی خلق عظیم یعنے آپ خلق عظیم پر ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہدی علیہ السلام اخلاق میں میرے مشابہ ہوں گے۔ پس خلق عظیم میں رسول و مہدی میں مشابہت ثابت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات اقدس کی طرح مہدی علیہ السلام کو بھی دافع ہلاکت امت فرمایا ہے۔ پس اس صفت میں بھی رسول و مہدی کی مماثلت ثابت ہے۔ مثال کے طور پر ان چند اوصاف جلیلہ کا ذکر کیا گیا ہے کہ ان میں مہدی علیہ السلام کے سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی سہیم و عدیل ہنیں ہے۔

متکلمین کے اصول پر چند وجوہ ذکر کرنے کے بعد محققین کے طریقہ استدلال پر بھی ایک نظر ڈالنا مناسب ہے، محققین اہل سنت نے خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء میں نسبتوں کے تعلق سے بڑی دقیق بحث کی ہے۔ تفصیل کا یہ موقع ہنیں ہے۔ مختصر یہ ہے کہ صوفیائے کرام کے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت تمام انبیائے سابقین کی نبوت سے کامل اور افضل و اعلیٰ ہے اسی طرح آپ کی ولایت بھی جس کو ولایت محمدی، نور محمدی اور حقیقت محمدی کہتے ہیں تمام انبیاء علیہم السلام کی ولایت سے افضل ہے۔ اس ولایت محمدی کے مظہر اتم کو صوفیائے کرام خاتم ولایت محمدی، خاتم الاولیاء یا باطن خاتم الانبیاء کہتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ خاتم ولایت محمدی یا خاتم الاولیا حضرت مہدی علیہ السلام ہیں۔ صاحب تجلیات رحمانی نے لکھا ہے۔ چنانچہ ختم نبوت بر رسول اللہ است ہمچناں ختم ولایت بر مہدی علیہ السلام است

یعنے "جس طرح نبوت رسول اللہ پر ختم ہوئی، ولایت مہدی علیہ السلام پر ختم ہوگی"

صاحب مفاتیح الاعجاز لکھتے ہیں:۔ خاتم الاولیا عبارت از محمدی است

کہ موعود حضرت رسالت است علیہ السلام

یعنے "خاتم الاولیاء سے مراد مہدی علیہ السلام ہیں جن کی بعثت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا ہے"۔

مولانا عبدالرزاق کاشانی نے اصطلاحات صوفیہ کے تحت لکھا ہے کہ **و هوالمهدی الموعود فی اخر الزمان** یعنے "خاتم الاولیا مہدی موعود ہیں جو آخر زمانہ میں مبعوث ہوں گے"۔

حضرت شیخ اکبر نے بھی لکھا کہ خاتم ولایت محمدیہ حضرت مہدی علیہ السلام ہیں۔

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء اور مہدی علیہ السلام خاتم الاولیاء ہیں۔ اس صفت ختمیت میں مہدی علیہ السلام نظیر رسول اللہ ہیں اور یہ وہ فضیلت و خصوصیت ہے جو امت محمدیہ میں مہدی علیہ السلام کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہے۔

صاحب گلشن راز اور اس کے شارح صاحب مفاتیح الاعجاز نے لکھا ہے کہ خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء میں نسبت تامہ اور کمال یکتائی ہے۔ خاتم الاولیاء، خاتم الانبیاء کا باطن اور مقام "لی مع اللہ" کے وارث ہیں جو خاص رسول اللہ کا مقام ہے۔ نسبت تامہ کے یہ معنے ہیں کہ نسبت صلبی نسبت قلبی اور نسبت حقی، حقیقی تینوں نسبتیں پائی جاتی ہیں۔ خاتم الاولیاء چونکہ محمدؐ کی آل سے ہیں نسبت صلبی حاصل ہے اور چونکہ خاتم الاولیاء کا قلب مبارک، خاتم الانبیاء کی کامل اتباع سے تجلیات لاتناہی کا آئینہ ہے نسبت قلبی ثابت ہے اور چونکہ خاتم الاولیاء مقام "لی مع اللہ وقت" کے وارث ہیں جو خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام ہے، جہاں کسی نبی مرسل اور ملک مقرب کی گنجائش نہیں ہے نسبت حقی و حقیقی متحقق ہے اور لکھا ہے کہ یہ نسبت تمام نسبتوں سے اعلیٰ و افضل ہے۔ پس صاحب مفاتیح الاعجاز نے رسول و مہدی کی تسویت کو نسبت تامہ اور کمال یکتائی سے تعبیر کیا ہے۔

شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نے فصوص الحکم فص شیثیہ میں فرمایا کہ بعض عارفین کہتے ہیں کہ جس طرح پہچاننے کا حق ہے ہم ہنیں پہچانا۔ یعنی پہلے گروہ نے خدا کی ذات کو محدود کردیا اور دوسرے گروہ کی طلب ختم ہو چکی۔ ان دونوں صورتوں کو مہدویہ کی اصطلاح میں رویت مقیدہ کہتے ہیں اور خدا کے علم و معرفت کا تیسرا مقام یہ ہے کہ وہ عارفین نہ کمال عرفان کے مدعی ہیں اور نہ ان کی طلب ہی ختم ہو جاتی ہے جس طرح خدا کی ذات کی انتہا ہنیں ہے اسی طرح ان کی طلب کی بھی انتہا ہنیں ہے اور مہدویہ کے پاس رویت مطلقہ یہی ہے۔ اس کو محققین کی اصطلاح میں علم باللہ۔ علم سکوتی اور سیر لاانتناہی کہتے ہیں۔ اس کے بعد حضرت شیخ اکبر فرماتے ہیں کہ یہ تیسرا مقام خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء کے سوا کسی کو حاصل ہنیں ہے۔ امامنا علیہ السلام نے فرمایا کہ "خدا کی ذات کی انتہا ہنیں ہے اور خاتمینؑ کی طلب کی انتہا ہنیں ہے۔" شیخ اکبر کی اس تصریح سے ثابت ہے کہ علم باللہ علم سکوتی اور سیر لاانتناہی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مہدی علیہ السلام دونوں برابر ہیں۔ امامنا علیہ السلام کا فرمان ماہر دو از جملہ مشرکان نہ ایم اسی مقام کا حکم ہے۔

شیخ اکبر نے یہ لطیف بحث بھی فرمائی ہے کہ نہ صرف اولیائے امت کو بلکہ انبیاء علیہم السلام حتی کہ خاتم الانبیاء کو بھی مشکوۃ خاتم الاولیا کے بغیر دیدار ہنیں ہوتا۔ اگرچہ خاتم الاولیا احکام شریعت میں خاتم الانبیاء کے تابع ہیں لیکن اس ظاہری تبعیت سے خاتم الاولیا کی شان و منزلت میں کوئی فرق ہنیں آتا کیوں کہ خاتم الاولیا ایک جہت سے انزل ہیں تو دوسری جہت سے اعلیٰ ہیں۔

مولانا عبدالرحمن جامی اور مولانا عبدالرزاق کاشانی نے اپنی اپنی شرح فصوص الحکم میں شیخ اکبر کے اس قول کی جو وضاحت کی ہے اس کی تفصیل کا یہ موقع ہنیں ہے خلاصہ یہی ہے کہ مہدی علیہ السلام خاتم الاولیا اور باطن خاتم الانبیا ہیں آپ کو رسول اللہ کے ساتھ انزل و اعلیٰ دونوں حیثیتیں حاصل ہیں ایک جہت سے تابع رسول اللہ ہیں اور دوسری جہت سے متبوع بھی ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک جہت

سے متبوع ہیں تو دوسری جہت سے تابع ہیں ۔ یہی تابعیت و متبوعیت جو محققین اہل سنت کے اقوال سے ثابت ہے اور جس کی امامنا علیہ السلام نے " ماتابع رسول اللہ ہستیم در شریعت و متبوع در معنی " کے فرمان سے توثیق فرمائی ہے ۔ رسول و مہدی کے کمال تسویت کی دلیل ہے ۔

صاحب گلشن راز اور اس کے شارح صاحب مفاتیح الاعجاز ۔ صاحب ارشاد العارفین اور شیخ اکبر، عبدالرحمن جامی اور عبدالرزاق کاشانی وغیرہ محققین اہل سنت کی تحقیق کا خلاصہ یہی ہے کہ خاتم ولایت محمدیہ حضرت مہدی علیہ السلام کی تین حیثیتیں ہیں ۔ ایک یہ کہ خدائے تعالیٰ نے حضرت کو ناصر دین رسول اللہ ، احکام شریعت کے موسس ، مقام شریعت میں خلیفہ رسول اللہ اور آپ کے تابع بنایا ہے امامنا علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا ہے کہ مجھے خدا کا حکم ہو رہا ہے کہ :-

قل انی عبدالله تابع محمد رسول الله یعنی " کہدو کہ میں اللہ کا بندہ اور محمد رسول اللہ کا تابع ہوں ۔"

دوسری حیثیت یہ ہے کہ آپ کی ذات خاتم الاولیا یا خاتم ولایت محمدیہ ہونے کی جہت سے مرجع کل ہے ۔ تمام عوام و خواص اولیا و انبیاء کو حضرت کی مشکوۃ میں دیدار ہوتا ہے ۔ اس حیثیت سے امام مہدی علیہ السلام کی ذات اقدس متبوع حقیقی ہے اسی کی طرف امام خیر الانام مہدی موعود علیہ السلام نے اشارہ فرمایا ہے کہ ما تابع رسول اللہ ہستیم در شریعت و متبوع در معنی اور یہی مقام ہے جہاں حضرت نے فرمایا از مہدی کسے بزرگ نیست بجز خدا ۔

تیسری حیثیت یہ ہے کہ علم سکوتی، علم باللہ اور سیر لامتناہی خاتم الانبیا اور خاتم الاولیاء کے سوا کسی کو حاصل نہیں ہے ۔ جو ہماری اصطلاح میں رویت مطلقہ کا مقام ہے ۔ اس حیثیت سے خاتمین علیہما السلام کی ذوات مقدسہ جمیع مراتب علم باللہ اور مدارج تقرب من اللہ میں ایسے برابر ہیں کہ ایک بال برابر فرق بھی روا نہیں ہے ۔ یہی وہ مقام ہے جس کے تعلق سے امامنا علیہ السلام نے اپنے اور رسول اللہ کے

بارے میں فرمایا کہ ما ہر دو از جملۂ مشرکاں نہ ایم

یہ فرمان آیت کریمہ ما انا من المشرکین کا بیان واقع ہوا ہے۔ پس اس مقام پر خدائے تعالیٰ کے حکم سے خاتمین برابر ہیں۔ تسویت کے اس اعتقاد کو ہمارے بعض لوگوں نے فروعی سمجھا۔ لیکن یہ غلطی ہے۔ نص قرآن سے جو امر ثابت ہو وہ اصولی ہے۔ اور اس اہمیت کا حامل ہے کہ رسول اور مہدی میں اس مقام میں بال کے ہزارویں حصہ برابر بھی فرق کرنے والا ایمان سے بے نصیب ہے۔ کمال علم حسن اعتقاد اور دین و دیانت کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر مرتبہ کو اس کے مقام پر رکھا جائے۔ خلط مبحث کرنا اور اضداد کو مرتبہ واحدہ میں جمع کرنا نقصان و خلل سے خالی نہیں ہے۔

مشہور تابعی ابن سیرین رضی اللہ عنہ کا قول متکلمین و محققین اہل سنت کے بیان کردہ ان تمام وجوہ ظاہری و باطنی کو جامع ہے چنانچہ صاحب عقد الدرر نے عوف بن منبہ سے روایت کی ہے کہ ابن سیرینؒ نے فرمایا کہ یعدل نبینا یعنی مہدی علیہ السلام ہمارے نبی کے برابر ہوں گے۔

حاصل یہ کہ رسول و مہدی کی تسویت کے اعتقاد میں مہدویہ منفرد نہیں ہیں بلکہ ان کا اعتقاد محققین اہل سنت کی تحقیق کے ٹھیک مطابق ہے۔ مہدویہ کا اعتقاد نص قرآن مجید ما انا من المشرکین ، عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا وغیرہ نصوص صریحہ سے مستفاد ہونے کے علاوہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث شریفہ اور حضرت مہدی علیہ السلام کے فرامین پر مبنی ہے۔ جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے اور جن کی موجودگی میں کسی اور دلیل وحجت کی ضرورت نہیں تاہم محققین اہل سنت اپنے اپنے اصول پر رسول و مہدی میں جو نسبتیں قائم کرتے ہیں مہدویہ کا اعتقاد اس کے مغائر نہیں ہے۔ البتہ مہدویہ جامع طور پر ان سب نسبتوں کو "تسویت" سے تعبیر کرتے ہیں۔

(ماخوذ از ماہ نامہ نور حیات جلد ۲ شمارہ جون ۱۹۸۱ صفحات ۲ تا ۱۱)